Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

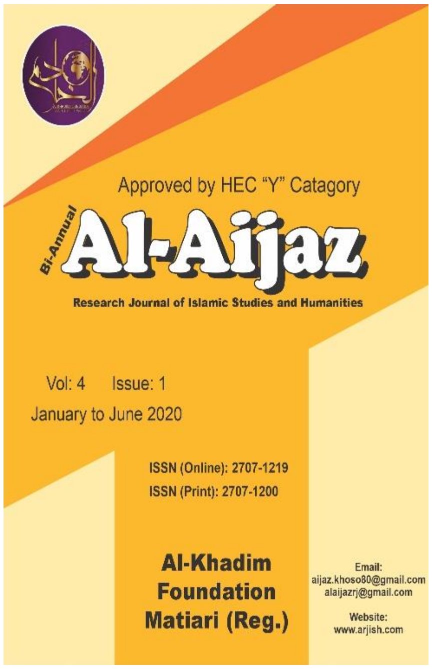

TOPIC:

Utilization of recycled water: An Islamic approach

AUTHORS:

1. Hafiz Fazal a Haq Haqqani, Lecturer, Department of Islamic and Arabic studies, University of Swat.
Email: fazlehaq498@gmail. Com, Oricd id: https://orcid.org/0000-0001-5342-7786
2. Muhammad Mushtaq Ahmed, Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic studies, University of Swat.
Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com, Orcid Id: https://orcid.org/0000-0001-7360-1892
3. Javed Khan, Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
Email: javed48442@gmail.com, Orcid Id: https://orcid.org/000-0002-9041-1676

How to cite:
Ahmed, M. M., Haqqani, H. F. e H. ., & Khan, J. (2020). U-13 Utilization of recycledwater: An Islamic approach. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *4*(1), 181-199. https://doi.org/10.53575/u13.v4.01.181-199
URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/94

QR Code

Vol: 4, No. 1 | January to June 2020 | Page: 181-199
Published online: 2020-06-30

مشینی ذرائع سے قابل استعمال بنائے گئے مستعمل پانی کا شریعت اسلامیہ کے تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ

Utilization of recycled water: An Islamic approach

Hafiz Fazal a Haq Haqqani*
Muhammad Mushtaq Ahmed**
Javed Khan***

Abstract
Water is one of the main element on earth for the survival of human being; hence some researchers state that water is life. Islam as a religion also gives importance to water, so many verses of Quran and Saying of the prophet Sallallahu alaihe wasallam is also indicating the same. In present day, due to shortage of water, many sophisticated procedures have been adopted to save and re-use water in various countries. In this paper, water and its importance from Islamic perspective is discussed. Different phases of the procedures adopted for recycling of water is also Deliberated .Sharia opinion as regards to the usage of recycled water is examined. It is recommended that the recycled water may be used for agricultural purposes. However drinking recycled water needs recommendations from medical experts. However usage of recycled water may be avoided for Tahaara (wazoo and ghusal)

Keywards: water recycling, Sharia, Taharaa, Wazoo,

انسان کے روئے زمین پر زندہ رہنے کیلئے بعض اشیاء کی موجودگی انتہائی اہم ہے. جن کے بغیر حیات انسانی کی بقاء ناممکن ہے۔انہی اشیاء میں سے ایک لازمی عنصر پانی ہے جو ہر جاندار چیز جیسے حیوانات، نباتات وغیرہ کی زندگی کا ذریعہ بنتا ہے اور اس کے نشو ونما اور پھلنے پھولنے کا سبب یہی پانی ہے۔ تخلیق کائنات سے لیکر تخلیق انسان تک ہر شئے میں پانی اور ہوا کی جلوہ گری نظر آتی ہے،اس کی ضرورت ہر ذی روح کو پیش آتی ہے اسی لئے خالق کائنات نے اسے وافر مقدار میں پیدا فرمایا ہے تاکہ ہر جاندار اپنی ضرورت پوری کرے اور کسی دوسرے کا محتاج نہ بنے۔ پانی ہی کے ذریعے مردہ زمین سرسبز وشاداب ہوتی ہے، پھل، پھول اور کھیت لہلہانے لگتے ہیں،اسی کے ذریعے انسان پاکی اور طہارت حاصل کرتا ہے۔

قرآن کریم میں پانی کا ذکر:

اللہ تعالی نے پانی کو آسمان سے اتارا تاکہ لوگ اس کا نظارہ اپنی انکھوں سے کر سکیں اور اللہ کا شکر ادا کریں، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے[وأنزلنا من السماء ماء طهورا (48)[1]]اور ہم نے آسمان سے صاف پانی اتارا۔ایک اور جگہ ارشاد پاک ہے[ونزلنا من السماء ماء مباركا فأنبتنا به جنات وحب الحصيد[2]]۔اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اتارا، پس اس کے ذریعے باغات اور کھیتی کے دانے، غلہ اگائے۔

* Lecturer, Department of Islamic and Arabic studies, University of Swat.
Email: fazlehaq498@gmail. Com, ORICD ID: https://orcid.org/0000-0001-5342-7786
** Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic studies, University of Swat.
Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-7360-1892
*** Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
Email: javed48442@gmail.com, ORCID ID: https://orcid.org/000-0002-9041-1676

چنانچہ دنیا میں تمام انسانوں، حیوانات و نباتات کی زندگی کو برقرار رکھنے والی چیز پانی ہی ہے، اگر پانی کا وجود نہ ہو تو کوئی بھی جاندار نشو و نما نہ پا سکے اور نہ ہی پانی کے بنا زندگی گزار سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے [وجعلنا من الماء كل شيء حي[3]]۔ ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا فرمائی۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ ہر زندہ چیز سے مراد انسان، حیوانات اور نبات سب ہیں کیونکہ یہ سارے پانی کی وجہ سے نشوونما، اور تروتازگی پاتے ہیں[4]۔ اسی طرح ارشاد باری ہے۔ [وينزل عليكم من السماء ماءً ليطهركم به[5]]

احادیث میں پانی کا ذکر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آپ علیہ السلام سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں پس مجھے تمام اشیاء کی جڑ اور بنیاد کے بارے میں ارشاد فرمادیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام اشیاء پانی سے پیدا کی گئی ہیں[6]۔

اسی طرح پانی کے متعلق فرمان نبوی ہے کہ پانی دنیا اور آخرت کا بہترین مشروب ہے اور دوسری روایت کے مطابق پانی تمام مشروبات کا سردار ہے۔[7] ایک اور حدیث پاک میں ہے۔ "أول ما يسأل عنه العبد يوم القيامة عن النعيم فيقال له: ألم نصحح لك جسمك ونروك من الماء البارد[8]"۔ قیامت والے دن انسان سے پہلے دی گئی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، فرمایا جائے گا کیا ہم نے تمہیں صحت اور ٹھنڈے پانی سے سیرابی عطا نہیں کی تھی۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مسلمان تین چیزوں میں برابر شریک ہیں۔ پانی، گھاس اور آگ۔ [9]

پانی کے ضیاع اور اسراف کی ممانعت:

شریعت مطہرہ میں پانی کی حفاظت اور درست استعمال پر زور دیا گیا ہے چنانچہ اسے بلا وجہ بہانا اور ضائع کرنا تعلیمات اسلامی کے منافی قرار دیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں۔ "وكلوا واشربوا ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين[10]" ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس آیت کی رو سے اتنا کھانا پینا شرعی اور عقلی طور پر درست ہے کہ بھوک اور پیاس کی ضرورت پوری ہو جائے کیونکہ اسی میں جان کی حفاظت اور حواس انسانی کا بقاء ہے۔ اسی وجہ سے مسلسل روزے رکھنے سے شریعت نے منع کیا ہے کیونکہ اس سے جسم میں کمزوری واقع ہوتی ہے اور انسان عبادت کے قابل نہیں رہتا جبکہ ضرورت سے زیادہ کھانا پینا اسراف میں آتا ہے، کیونکہ اس سے معدہ اور نظام انہضام میں خرابی واقع ہوتی ہے اور بیمار ہو کر انسان عبادات سے محروم ہوتا ہے[11]۔ جب ضرورت سے زیادہ پانی پینے کی اجازت نہیں تو اسے ضائع کرنا اور بہانا بطریق اولیٰ ناجائز ہے۔ امام ابن ماجہؒ نے حدیث نقل فرمائی ہے کہ آپ علیہ السلام کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا اور وہ وضوء فرما رہے تھے آپ علیہ السلام نے دیکھا تو فرمایا سعد یہ کیا اسراف ہو رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ پوچھا، یا رسول اللہ کیا وضوء میں بھی اسراف ہوتا ہے تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا ہاں! اگرچہ تم جاری نہر کے کنارے بھی وضوء کر رہے ہو تب بھی اسراف ہوتا ہے[12]۔ اسی طرح ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے وہ فرماتے ہیں۔ "اقتصد في الوضوء , وإن كنت على شاطئ

نهر[13] "کہ وضوء کرتے ہوئے میانہ روی سے کام لو اگرچہ تم نہر کے کنارے ہی ہو۔ وضوء جیسا عمل جو نماز کیلئے فرض ہے اور جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس میں بھی اسراف اور بلا ضرورت پانی کا استعمال منع کیا گیا ہے تو دوسرے کاموں میں بلا ضرورت پانی کا ضیاع بدرجہ اتم ممنوع ہے۔

عصر حاضر میں آبی قلت کے متعلق رپورٹس:

چونکہ روز افزوں انسانوں کی آبادی میں ترقی اور اضافہ ہو رہا ہے اس لئے ہر گزرتے دن کے ساتھ پانی کی ضرورت اور طلب زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ اقوام متحدہ سمیت آبی وسائل کے حوالے سے کام کرنے والے ادارے مختلف سروے کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ آج کی دنیا میں آبی قلت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ ذیل میں ان اداروں کے سرویز کے نتائج بطور نمونہ پیش کئے جارہے ہیں:

1۔ یونیسکو نے "World Water Assessment Programme" کے عنوان سے 2009 میں ایک سروے کیا، جسے ترکی کے شہر استنبول میں پانچویں " World Water Forum " میں پیش کیا گیا۔ اس سروے کے مطابق موجودہ موسمیاتی تبدیلی کے منظر نامے کے مطابق، 2030 تک زرعی اور نیم زرعی علاقوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے 24 ملین سے لیکر 70 ملین تک لوگ متاثر ہو سکتے ہیں۔[14]

2۔ 2013 میں گلوبل واٹر انسٹیٹیوٹ کے سروے کے مطابق 2030 تک پانی کی شدید قلت کے باعث 7 سو ملین لوگ بے گھر ہو کر نقل مکانی پر مجبور ہو سکتے ہیں۔[15]

3۔ " Mesfin M. Mekonnen* and Arjen Y. Hoekstra " نے 2016ء میں سروے کیا۔ اس کے مطابق 4 بلین لوگ جو کل انسانی آبادی کا دو تہائی حصہ ہیں، سال میں کم از کم ایک ماہ پانی کی شدید قلت کا شکار ہوتے ہیں۔[16]

4۔ یونیسیف کے 2017ء نے مارچ 2017ء میں " Thirsting for a Future, Water and children in a changing climate " کے عنوان سے ایک سروے رپورٹ مرتب کی۔ جس کے مطابق 2040 تک 18 سال سے کم عمر افراد میں سے ہر چوتھا بچہ یعنی مجموعی طور پر 6 سو ملین افراد پانی کی شدید قلت کا سامنا کر سکتے ہیں۔[17]

5۔ اقوام متحدہ کے 2018ء کے سروے کے مطابق 2 بلین سے زیادہ لوگ ایسے ممالک میں زندگی گزار رہے ہیں جو شدید قلت آب کا شکار ہیں۔[18]

پانی کی موجودہ شدید کمی اور مستقبل میں اس کی کمیابی کو مد نظر رکھتے ہوئے عصر حاضر میں مختلف کوششیں جاری ہیں ان میں سے ایک کوشش استعمال شدہ پانی کو دوبارہ زیر استعمال لانا ہے۔ جن علاقوں میں پانی کی شدید کمی ہے ان میں ایسے پلانٹ لگائے گئے جن کے ذریعہ سے استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنا کر پانی کی کمی کو دور کرنے کی سعی کی گئی۔

اس طریقہ کار کے مطابق استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے تاکہ پانی کی قلت پر قابو پایا جا سکے۔ اگرچہ مشینری کے استعمال

سے بظاہر مستعمل پانی کی صفائی ہو جاتی ہے لیکن اس عمل سے متعلقہ چند سوالات قابل غور ہیں۔

ا۔ کیا بظاہر اس صاف پانی پر شریعت اسلامیہ کی نظر میں بھی صاف یا غیر مستعمل کا حکم لگے گا؟

۲۔ کیا اس پانی سے طہارت حاصل کرنے کی صورت میں پاکی کا حکم لگایا جائے گا؟

۳۔ کیا یہ حکم عام ہو گا یا پانی کی کمیابی اور عدم کمیابی کی صورت میں اس حوالے سے کوئی فرق ہو گا؟

۴۔ کیا طہارت کے علاوہ دوسری ضرورتوں میں اس کا استعمال کرنے کی گنجائش ہو گی؟

مقالہ ذیل میں قران کریم، احادیث نبویہ اور اقوال فقہاء کرام اور عصر حاضر میں شرعی تحقیق کے مستند اداروں کی آراء کی روشنی میں Qualatative Research کے منہج کو اختیار کرتے ہوئے ان سوالات کے جوابات کی تحقیق کی جائے گی۔

سابقہ کام کا جائزہ:

ڈاکٹر حسین نے اسلامی اصولوں کی روشنی میں پانی کے اعتدال کے ساتھ استعمال پر گفتگو کی ہے۔[19] جبکہ ڈاکٹر حسنہ نے اسلام میں پانی کی اہمیت اور ضرورت پر زور دینے کے ساتھ ساتھ حضرت ہاجرہ بی بی کے حوالے پانی کے بیش قیمت سرمایہ ہونے پر روشنی ڈالی ہے۔[20]

ناصر فاروقی نے اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے تفصیل سے اسلامی اصولوں کی روشنی میں واٹر مینیجمنٹ کے طریقہ کار کا تذکرہ کیا ہے۔ اور مجوزہ واٹر مینیجمنٹ کی پالیسی پیش کی ہے جس میں پانی کی استعمال کے حوالے سے تجاویز سے لے کر اس کو دوبارہ قابل استعمال بنانے اور اس کی قیمت کم رکھنے جیسے تجاویز شامل ہیں۔[21]

اس سلسلے میں مزید تحقیق کرتے ہوئے انٹرنیشنل واٹر مینیجمنٹ نے استعمال شدہ پانی کے اقسام اور ذرائع پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد دوبارہ قابل استعمال بنائے گئے پانی کو زرعی شعبے میں استعمال کرنے کے حوالے سے اپنی تحقیق پیش کی ہے۔[22]

جبکہ Suratkon et al نے ملائشیا میں استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے اور اس کو زرعی شعبے میں استعمال کرنے کے حوالے سے سروے کیا اور اس کو خاص طور پر ایسے علاقوں کے لئے قابل عمل پایا جن میں زراعت کے لئے پانی کی قلت پائی گئی[23]۔

مامون نے ملائشیا کی مساجد میں وضو کے لئے استعمال ہونے والے پانی کے سائنسی تجزیے اور معیاری و مقداری تحقیق کی بنیاد پر یہ رائے دی ہے کہ شرعی لحاظ سے یہ استعمال شدہ پانی ری سائیکلنگ کے بعد دوسرے شعبوں میں باسانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔[24]

عبدالقادر اسماعیل طیب نے پانی کی ری سائکلنگ کے طریقہ کار پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور مختلف ممالک میں اس کے طریقہ کار کو ذکر کیا ہے۔ نیز جنوبی افریقہ میں پانی کی کمی اور دوبارہ استعمال کے قابل بنائے گئے پانی کے حوالے سے علماء کی رائے انٹرویو کی صورت میں جمع کئے۔[25]

شوکت فاروق اور ظفر اسحاق انصاری نے اسلامی ممالک میں پانی کے دوبارہ قابل استعمال بنانے پر تفصیلی تحقیق کی ہے۔[26]

لیکن جو سوالات اس تحقیق میں اٹھائے گئے ہیں مذکورہ تحقیقات میں اس نہج پر ان سوالات کو زیر بحث نہیں لایا گیا اس لئے زیر نظر موضوع کو

تحقیق کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

پانی کی اصلیت اور حقیقت:

بنیادی طور پر پانی پاک ہوا کرتا ہے۔اور جب تک پانی کے تین اوصاف (رنگ،بو،ذائقہ) اپنے حال پر باقی ہوں تو وہ پاک ہی سمجھا جاتا ہے۔البتہ بعض دفعہ اسے کوئی ناپاکی لاحق ہوتی ہے اور وہ اس کے ان تین اوصاف میں سے کوئی ایک بھی تبدیل کردے تو وہ ناپاک شمار کیا جاتا ہے۔اگرچہ اس میں کم،زیادہ،جاری اور کھڑے پانی میں تفصیل پائی جاتی ہے۔چنانچہ اگر پانی کثرت کی مقدار کو پہنچے یا وہ جاری پانی ہو اور اس میں ناپاکی مل جائے اور اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی ایک بھی تبدیل کردے تو بالاجماع وہ ناپاک ہو جائے گا۔اگر ناپاکی کی وجہ سے کسی وصف میں تبدیلی نہ آئے تو پانی پاک شمار ہوگا۔اور اگر پانی قلیل ہو اور کھڑا ہو اس میں نجاست گر جائے تو چاہئے اوصاف ثلاثہ تبدیل نہ بھی ہوں تب بھی وہ ناپاک متصور ہوگا۔

پانی کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی دلیل ارشاد ربانی ہے کہ ہم نے آسمان سے پاک پانی اتارا ہے،اسی طرح فرمان نبوی علیہ السلام بھی ہے۔"ان الماء طهور لا ينجسه شئی[27]"کہ پانی پاک ہی ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔البتہ اگر ناپاکی کی وجہ سے پانی کے طبعی اوصاف ثلاثہ میں سے کوئی ایک بھی متاثر ہو جائے تو وہ ناپاک متصور ہوگا،لیکن پانی کی کیمیائی ترکیب تبدیل نہیں ہوتی لہذا جب نجاست اور ناپاکی کے اثرات ختم ہو جائیں تو پانی پھر اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا ہے۔چنانچہ اسی حدیث کا مفہوم بتلاتے ہوئے علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے امام طحاویؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ "الماء طهور لا يبقى نجسا أبدا بحيث لا يكون لطهارته سبيل[28]"۔کہ پاک پانی ہمیشہ ایسا ناپاک نہیں رہتا کہ اس کی پاکی کی کوئی صورت ہی نہ ہو۔چنانچہ اس کو مختلف ذرائع کے توسط سے پاک کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح پانی کو جب ایک دفعہ استعمال کیا جائے تو یہ مستعمل یعنی استعمال شدہ پانی کہلاتا ہے،ایسے پانی سے پاکی حاصل کرنے کے بارے میں ائمہ اربعہ میں اختلاف پایا جاتا ہے،حضرات مالکیہ رحمہم اللہ کے نزدیک اگر پاک پانی موجود ہو تو ایسے پانی سے پاکی حاصل کرنا مکروہ ہے۔حضرات شوافع اور حنابلہ رحمہم اللہ کے ہاں ایسے پانی سے پاکی حاصل کرنا درست نہیں ہے جبکہ احناف رحمہم اللہ کا مفتیٰ بہ قول یہ ہے کہ یہ طاہر تو ہے لیکن مطہر نہیں ہے یعنی خود تو یہ صاف ہے لیکن اس سے دوسری چیز صاف نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی یہ اس میں صفائی لانے کے قابل ہے۔[29]

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا جب پانی ایک دفعہ استعمال ہو جائے یا اس میں کوئی ناپاکی شامل ہو جائے تو اسے دوبارہ قابل استعمال بنایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جدید وسائل کے ذریعے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کا طریقہ کار:

جدید وسائل اور آلات کے ذریعے پانی کی صفائی کیسے کی جاتی ہے؟اس کے مراحل کیا کیا ہیں؟کیا اس کے ذریعے ناپاکی کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں؟کیا اس قدر اہتمام کیا جاتا ہے کہ ناپاکی سے تسلی بخش پاکی حاصل کی جائے؟اگرچہ فقہاء نے شرعی اصولوں کے مطابق "تطہیر ماء" کے

طریقہ کار کی وضاحت کی ہے۔البتہ جدید آلات کے ذریعے پاکی حاصل کرنے میں اس Criteria کو کس قدر اپنایا جاتا ہے؟ یا دونوں میں کس قدر مطابقت پائی جاتی ہے؟اس بات کو جاننے کیلئے ذیل میں اس طریقہ کار کی مکمل وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

گندے پانی کو پاک کرنے میں متعدد مختلف یونٹ آپریشن شامل ہیں جو جسمانی، کیمیائی، حیاتیاتی، یا ان سب کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ناپاکی کو دور کرنے کے تین مختلف درجات ہیں جنہیں بنیادی، ثانوی اور ترتیبی مراحل میں تقسیم کیا جاتا ہے۔بنیادی مرحلے میں صرف جسمانی عمل شامل ہے جبکہ ثانوی مرحلے میں حیاتیاتی (اور بعض اوقات کیمیکل) علاج بھی شامل ہوتا ہے۔ جبکہ ترتیبی مرحلے میں جسمانی، حیاتیاتی اور کیمیائی علاج شامل ہوتے ہیں اور اس مرحلے میں، خارج ہونے سے پہلے پانی کے معیار کو بہتر بنایا جاتا ہے۔[30]

عبدالقادر طیب ان تینوں مراحل کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ابتدائی مرحلہ: پانی کی صفائی کا ابتدائی طریقہ کئی یونٹ آپریشن پر مشتمل ہے۔جو ناپسندیدہ ذرات جیسے چیتھڑوں، پلاسٹک، ریت کو تلف کردیتا ہے ۔مزید اس میں بہاؤ کی پیمائش اور بعض اوقات بنیادی تلچھٹ بھی شامل ہوتے ہیں جس سے کچھ نامیاتی مواد کو ہٹانے میں مدد ملتی ہے۔اس کی مزید تفصیل یہ ہے۔

1۔خام سیوریج پمپنگ: یہ پہلا عملی طریقہ کار ہے جس میں گندا پانی گزارا جاتا ہے۔ چنانچہ، متاثرہ گند نکاسی کو ایک اعلی سطح پر پمپ کیا جاتا ہے جس سے گندا پانی پلانٹ کی بقیہ حصوں سے کھینچا جاتا ہے۔ پمپنگ کا یہ عمل عام طور پر (آرکیمیڈین سکرو پمپوں[31]) کے ذریعہ مکمل کیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے پمپ بھی استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

2۔اسکریننگ: ابتدائی مرحلے کا دوسرا درجہ اسکریننگ ہے جس کا استعمال بڑے چیتھڑوں، پلاسٹک یا دیگر اشیاء کو ہٹانے کے لئے کیا جاتا ہے جن سے پائپ میں رکاٹ یا پمپ خراب ہوسکتا ہے۔اسکریننگ بڑی یا اچھی بار اسکرینوں، یا دونوں کے امتزاج کے ذریعہ مکمل کی جاتی ہے۔ مکمل طور پر مکینیکل ریکیڈ اسکرینوں سے لے کر اسکرین تک بہت سی مختلف قسم کی اسکرینیں دستیاب ہیں. اسکرین شدہ مادہ عام طور پر چھوٹے کاموں میں دفن کرنے اور بڑے کاموں میں جلانے سے مکمل کیا جاتا ہے۔

3۔بہاؤ کی پیمائش: ابتدائی مرحلے کا تیسرا درجہ بہاؤ کی پیمائش کا ہے۔ہائیڈرولکس کے اصولوں پر مبنی، بہاؤ کی پیمائش پلانٹس میں سرانجام پاتی ہے۔ یہ معلومات کے مقاصد کے لئے ہے اور پلانٹ کے موثر عمل کو ممکن بنانے میں مدد دیتا ہے۔ پارشیل بہاؤ عام طور پر بہاؤ کی پیمائش کے ساتھ ساتھ پیمائش کرنے والے آلہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

4۔ گرت ہٹانا: گرت اور ریت جو گندے پانی کی صفائی کے دوران مشینری میں جمع ہوتے ہیں وہ رگڑنے کی وجہ سے مکینیکل آلات کی زندگی کو کم کرسکتی ہے۔اس وجہ سے، پانی کی بنیادی صفائی کے دوران گرت اور ریت کو ہٹایا جاتا ہے جو ڈیگریٹرز کا استعمال کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔اس کا اصول اور فلسفہ مختلف سائز کے ذرات میں بسنے والی رفتار پر مبنی ہے۔ چنانچہ بڑے ذرات چھوٹے ذرات سے زیادہ آسانی کے ساتھ سفر طے کرتے ہیں۔ لہذا گرت اور ریت چونکہ 40 نامیاتی مادہ سے سائز میں زیادہ ہیں اسلئے، گرت چیمبر میں رفتار کو اس طرح برقرار رکھا جاتا ہے کہ

گرت منتقل ہونے میں کامیاب ہوتا ہے، لیکن نامیاتی مواد معطل رہتا ہے۔ صاف ستھری گرت کو یا تو مضر سائٹ پر ٹھکانے لگایا جاتا ہے، یا اسکرینگ کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔

5۔ بنیادی تلچھٹ: یہ بنیادی مرحلے کا آخری درجہ ہے۔ پرائمری تلچھٹ ایک بنیادی آبادکاری کے ٹینک میں جگہ لیتا ہے اور کچھ خاص مواد کو گندے پانی سے باہر نکالنے میں مدد دیتا ہے، جس سے پلانٹ پر موجود نامیاتی بوجھ کم ہو جاتا ہے۔ قابل حل مادہ جس کو بنیادی تلچھٹ کے ذریعہ ختم کیا جاتا ہے عام طور پر انیروبک ہاضمے کا استعمال کرتے ہوئے حل کیا جاتا ہے، جسے یا تو گرم ہاضمہ (35 ڈگری سینٹی گریڈ) یا ٹھنڈا ہاضمہ (جو محیطی درجہ حرارت پر ہوتا ہے) پر رکھا جاسکتا ہے۔ یہ یا تو مدور (گول) یا مثلث (تکون) کی شکل میں ہوتا ہے اور ٹھوس مواد کو دور کرنے کے لئے مختلف ترتیب سے دستیاب ہوتا ہے۔

ثانوی مرحلہ: دوسرے درجہ میں، آباد سیوریج یا خام سیوریج کی حیاتیاتی طور پر صفائی ہوتی ہے۔ جس کے بعد مائعات کے مرحلے سے ٹھوس کو جسمانی طور پر الگ کرنا پڑتا ہے۔ اس میں درج ذیل مراحل ہوتے ہیں۔

حیاتیاتی طریقہ: حیاتیاتی طور پر پاکی یا تو ٹرکلنگ فلٹرز، چالو کیچڑ، ری ایکٹر یا آکسیکرن تالاب میں واقع ہو سکتا ہے۔ تالابوں سے نکال جانے والا صاف معیاری پانی عام طور پر بڑی مختلف حالتوں کے ساتھ غیر متوقع ہوتا ہے اور اس لئے کسی ندی یا دوسرے سطح کے آبی جسم میں خارج ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ ٹرکلنگ فلٹرز حیاتیاتی ری ایکٹر ہیں اور اس سے پتھروں پر بیکٹریا بڑھتے ہیں۔ چالو کیچڑ حیاتیاتی علاج کا ایک بہت عام ذریعہ ہے اور صحیح شرائط کے پیش نظر نامیاتی مواد، نائٹروجن اجزاء کے ساتھ ساتھ فاسفورس اجزاء کو نکال سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس مرحلے میں درج ذیل اور اصطلاح بھی ہے۔

1۔ ثانوی آبادکاری۔ ٹھوس مواد ٹینکی کے نچلے حصے میں حل ہو جاتا ہے اور اس نظام کو ری سائیکل کیا جاتا ہے جسے آنے والے گندے پانی کی صفائی جاری رکھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ صاف پانی (ٹھوس سے پاک) ٹینکی کی چوٹی کے آس پاس بہہ جاتا ہے اور اس سے صفائی ممکن ہوتی ہے۔

تیسرا مرحلہ: ترتیبی صفائی اس سلسلے کی آخری کڑی ہے۔ اس میں سب سے پہلے پختگی تالاب کا درجہ ہے۔ ان کی "پاکی" کا طریقہ کار یہ ہے آلودگی کو جراثیم کش کلورینیشن یا UV روشنی کو استعمال کرتے ہوئے مکمل کیا جاتا ہے۔ اس سے پانی کو ندی یا جھیل میں خارج کرنے اور بہانے سے قبل باقی جراثیم کو ہلاک کرنے میں مدد مل جاتی ہے۔ کلورین گیس زہریلی ہے اور اس کے نتیجے میں دھماکے بھی ہو سکتے ہیں اس کے بجائے پوری دنیا کے بہت سارے ممالک UV سے جراثیم کشی کی طرف مائل ہیں۔ تاہم، UV لائٹ کے استعمال کی ضرورت اسلئے ہوتی ہے کہ حتمی بہاؤ میں پانی کی رنگت صاف ہو، تاکہ روشنی موثر انداز میں پانی میں جذب ہو سکے۔ اس عمومی تفصیل کے بعد ہم اپنے موضوع سے متعلق خصوصی عنوان "پانی سے گندگی کو دور کرنا" کی طرف آتے ہیں۔

واٹر ٹریٹمنٹ یونٹ آپریشن:

گندے پانی کی صفائی کے دوران پلانٹ سے، اسے نالیوں ندیوں، جھیل یا نچلے بہاؤ میں چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ پانی کو کھینچ کر ختم کیا جائے اور پانی کی صفائی سے پانی کو پینے کے قابل ہونے کا موقع مل جائے۔ پانی کی صفائی کے اندر متعدد مقاصد ہیں جیسے رنگ ختم کرنا، معطل شدہ مواد کو ختم کرنا، ڈس انفیکشن، گلنے سے تحفظ اور آخر کار، پانی کو نرم کرنا۔ یہ سب مقاصد ہیں۔

رنگ اور معطل مواد کو ہٹانا: معطل مواد، بیکٹیریا اور وائرس کو ڈس انفیکشن کرنے کی غرض سے یہ عمل کیا جاتا ہے۔ اس دوران پائپوں میں رگڑ پیدا ہو کر وہ جلدی گھس سکتی ہیں۔ کچھ ذرات سائز چھوٹا ہونے کی وجہ سے تنہا فلٹریشن کے ذریعے حل نہیں ہو سکتے اور اس کے علاوہ، صرف فلٹریشن پانی میں موجود رنگ کو ہٹا بھی نہیں سکتی اسی لئے رنگ اور معطل ٹھوس مواد کے خاتمے میں آسانی کے لئے کئی اقدامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

1۔ جم جانا: (کسی مائع کا ٹھوس یا نیم ٹھوس حالت میں تبدیلی کے عمل کو کاگولیشن کہتے ہیں)

آئرن کلورائڈ کا اضافہ چھوٹے چھوٹے ذرات کو طویل زنجیر بنانے میں دیتا ہے جس سے ان کا سائز بڑھ جاتا ہے۔ اس کیمیکل کو جمنے والے کیمیکل کے نام سے جانا جاتا ہے اور ان لمبی انو (کیمیائی عنصر کا سب سے چھوٹا ذرہ) کی تشکیل کے لئے اعلیٰ توانائی میں اس کو ملایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ آمیزک اور فولک ایسڈ مکسچر کے ساتھ مل کر بھی بڑی کالائڈس تشکیل دیتا ہے۔

2۔ فلاکولیشن: (وہ عمل جس کے ذریعہ مٹی کے انفرادی ذرات جمنے والے بڑے ٹکڑوں یا چھوٹے گانٹھوں کی شکل اختیار کرتے ہیں)۔

آہستہ آہستہ ملاوٹ اور اختلاط کا استعمال کر کے، ذرات ایک ساتھ قریب لائے جاتے ہیں اور اس سے فلاکس (چھوٹے ذرات ایک ساتھ مل کر بڑے ذرات تشکیل دیتے ہیں) کی تشکیل میں آسانی ہوتی ہے۔ اختلاط کی ترتیب اور امتزاج بڑا اہم ہے کیونکہ اگر شدت بہت زیادہ ہو تو، فلاک ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ اگر شدت بہت کم ہے تو، مسئلہ ہو سکتا ہے جو بڑے فلاکس کی تشکیل کو روکتا ہے۔

آبادکاری: ایک بار کافی تعداد میں فلاکس کے قیام کے بعد پانی کی آبادکاری ہوتی ہے۔ ٹینکوں میں کشش ثقل کے ذریعہ صفائی کرنا سب سے عام ذریعہ ہے حالانکہ یہاں دیگر ٹیکنالوجیز بھی دستیاب ہیں۔ جمع شدہ سالڈ (کیچڑ) کو الگ سے ضائع کرنا پڑتا ہے۔

فلٹریشن: (ایک ایسا عمل جو مائع یا گیس سے ٹھوس مواد کو الگ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے)

فلٹریشن کسی بھی ٹھوس مواد جیسا کہ ریت یا دیگر ذرات کو نکال دیتا ہے جو حل کئے جانے کے قابل نہیں ہوتے۔ فلٹریشن یا تو سست ریٹ فلٹریشن ہو سکتی ہے جس میں فلٹریشن میڈیم کے طور پر عمدہ ریت کا استعمال ہوتا ہے، یا تیز ریت کے فلٹر جو موٹے میڈیا کا استعمال کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ریت کے فلٹرز کو صاف کرنے کے لئے ایک بڑے علاقے کی ضرورت ہوتی ہے جو زیادہ مشکل اور محنت مزدوری کے بغیر نہیں ہوتی جبکہ تیز ریت کے فلٹرز بیک واشنگ کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

ڈس انفیکشن: (کسی چیز کو بیکٹیریا ختم کرنے کے لئے کیمیکل سے صاف کرنے کا عمل) ڈس انفیکشن کہلاتا ہے۔

ڈس انفیکشن سے پانی میں باقی تمام جراثیم کو ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ باقی ماندہ جراثیم وہ ہو سکتے ہیں جو گندے پانی کی صفائی کے پلانٹ میں علاج کے دوران ہلاک نہیں ہوئے تھے، یا یہ جراثیم اس وقت سے پیدا ہو چکے ہوتے ہیں جب سے ندی میں پانی بہتا تھا۔ان کا خاتمہ بیماریوں سے محفوظ بناتا ہے کیونکہ یہ جراثیم انسانی زندگی کے لئے خطرہ ہیں۔ یہ صفائی عموماً کلورین (ہائپو کلوریس ایسڈ بڑے پیمانے پر جراثیم کش کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہے) کو ملا کر حاصل کی جاتی ہے۔

گل سڑنے سے تحفظ: پاک شدہ پانی کے اوپر تھوڑا چونے (کیلشیم ہائیڈرو آکسائیڈ) کا اضافہ ،اس طرح کہ پانی کیلشیم کے ساتھ مل جائے، تقسیم کرنے والی پائپوں کی اندرونی دیواروں پر ایک حفاظتی پرت بناتا ہے جو پانی کو گلنے سے بچاتا ہے۔

پانی کو نرم بنانا: سختی سے مراد پانی میں کیلشیم اور میگنیشیم کے معدنیات کی موجودگی ہے۔ پانی کی درست سختی کو برقرار رکھنا چاہئے۔ اگر پانی بہت سخت ہے تو، یہ صابن کے ذریعہ مادہ بناتا ہے،اور بوائیلرز اور کیٹلز میں ترازو اور چونے کے ذخائر بھی بناتا ہے۔ پانی کی نرمی میں ہائیڈرو آکسائیڈ کے اضافے سے بارش کے ذریعہ کچھ کیلشیم اور میگنیشیم آئنوں کو ختم کرنا شامل ہے۔ اگر پانی بہت نرم ہے تو، یہ کنکریٹ کے لئے گل سڑ جانے والا اور جارحانہ ہو سکتا ہے. یہ عام طور پر چونے کی طرح کیلشیم آئنوں کے اضافے سے حل ہوتا ہے۔[32]

پوائنٹ لوما گندے پانی کی صفائی کا پلانٹ سان ڈیا گو شہر میں اس وقت پینے کے لئے پانی کی ری سائیکلنگ کی فزیبلٹی کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔ اس کے مطابق پانی کی ری سائیکلنگ کے یہی تین مراحل ہیں۔

1۔ سیوریج پہلے اعلی درجے کی بنیادی علاج سے گزرتا ہے جس میں پانی کو بڑے ذرات سے الگ کیا جاتا ہے، پھر تلچھٹ ٹینک میں داخل ہوتا ہے جہاں بنیادی کیچڑ کو نیچے تک آباد کرنے کے لئے کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے اور وہ اوپر آجاتا ہے۔ ایک بار جب پانی الگ ہو جائے تو،80% ٹھوس چیزیں نکال دی جاتی ہیں،اور گندا پانی اتنا صاف ہوتا ہے کہ اسے سمندر میں بہایا جاسکتا ہے۔

2۔ثانوی علاج میں، بیکٹیریا کو نامیاتی ٹھوس مواد ہٹانے اور کیچڑ پیدا کرنے کے لئے (جو تہہ تک بس جاتا ہے) گندے پانی میں شامل کیا جاتا ہے۔

3۔ تیسرے مرحلے میں پانی کو فلٹر کیا جاتا ہے تاکہ جو بھی ٹھوس چیزیں باقی رہ جائیں اسے دور کریں،اسے کلورین سے جراثیم کش کر دیتا ہے، اور نمک کو ہٹا دیتا ہے اور کیلیفورنیا میں، مشینری کے ذریعے حل شدہ پانی کو "ری سائیکل پانی" کہا جاتا ہے اور آبپاشی یا صنعت کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔[33]

سنٹرل ہائی لینڈز واٹر کے مطابق، گند نکاسی کو پائپوں اور پمپ اسٹیشنوں کی ایک سیریز کے ذریعے ٹریٹمنٹ پلانٹ میں پہنچایا جاتا ہے. جن میں سے کچھ کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

1۔ تلچھٹ/فلٹریشن-میریبرو ڈبلیو ٹی پی

پانی کی ری سائیکلنگ کا یہ طریقہ کار اور عمل ڈس انفیکشن کی افادیت کو بہتر بناتا ہے، پاکی لانے میں بھرپور مدد کرتا ہے، ذائقہ اور بدبو کے

خطرے کو کم کرتا ہے، اور فراہمی کے مستقل معیار کو یقینی بناتا ہے۔

2. ریورس اوسموسس-ایوکا اور میریبر وڈبلیو ٹی پی

ریورس اوسموس کا استعمال ماخذ پانی سے تحلیل شدہ نمکیات کو دور کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ جھلیوں سے گزرنے والا پانی انتہائی پاک ہے اور پانی میں نمک کا قابل قبول توازن برقرار رکھنے کے لئے ملا ہوا ہے۔

3. الیکٹروڈالیسیز-ریورسل، لینڈ سبر وڈبلیو ٹی پی

پانی کو علاج معالجے کے یونٹ میں منتقل کیا جاتا ہے اور بجلی کا ڈی سی وولٹیج لگایا جاتا ہے، خصوصی آئن ایکسچینج جھلیوں کے ذریعے تحلیل شدہ نمکیات کو دور کرتا ہے۔ علاج معالجے کے اس عمل میں مستحکم اور لچکدار ہونے کا فائدہ ہے اور اس کے نتیجے میں اعلی مصنوعات کی بازیابی ہوتی ہے۔

4. کلورامینیشن-لال لال، میریبورو اور وائٹ سوان ڈبلیو ٹی پی

کلورامینیشن کا استعمال پوری دنیا میں پینے کے پانی کو جراثیم کشی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تاکہ وہ حیاتیات کو کنڑول کر سکیں جو بیماری کا سبب بنتے ہیں۔ کلورین گیس بنانے کے ل کم پانی میں تھوڑی مقدار میں کلورین گیس اور امونیا شامل کی جاتی ہے، جس سے پانی کو محفوظ طریقے سے جراثیم کش کرنے کے لئے نسبتا مستحکم اور دیرپا عمل ملتا ہے۔

5. پاوڈر ایکٹیویٹڈ کاربن-بیفورٹ، بلیک ووڈ، ڈیلس فورڈ، لال لال، میریبورو اور وائٹ سوان ڈبلیو ٹی پی

پانی کی فراہمی میں پاوڈر ایکٹیویٹڈ کاربن شامل کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے مرکبات کو دور کیا جاسکتا ہے جو ذائقہ اور بدبو کے مسائل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں جو عام طور پر کچے پانی میں بعض مقاصد کے حصول کی اعلی سطح سے وابستہ ہوتے ہیں۔[34]

اب سوال یہ ہے کہ کیا اس پورے Process سے گزارنے کے بعد پانی پر شرعی لحاظ سے پاکی کا حکم لگایا جاسکتا ہے؟ کیا اس سے ناپاکی کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں؟ اس کا جواب درجہ ذیل رپورٹس کے ذریعے دیا گیا ہے۔

عبدالقادر اسماعیل طیب لکھتے ہیں کہ 2005 میں ایک رپورٹ مرتب کی گئی کہ آیا ری سائیکل شدہ پانی میں جراثیم کتنے عرصہ تک زندہ رہتا ہے؟ اس سے پتہ چلا کہ دوبارہ پاک شدہ پانی میں تمام مائکروبیل جراثیم کی نگرانی کرنا عملی طور پر ممکن نہیں۔ البتہ رپورٹ کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ آب پاشی کے لئے دوبارہ استعمال شدہ پانی کا استعمال یا پینے کے علاوہ دیگر ضروریات کیلئے اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ البتہ گندے پانی میں موجود زہریلے صنعتی فضلہ (جو کیڑے مار دوا، بھاری دھات اور نامیاتی کیمیائی مادے) پر مشتمل ہے کو روایتی طریقے سے بھی دور کیا جاسکتا ہے کیونکہ ان روایتی طریقوں سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ پانی کی نفاست یا صحت سے متعلق کسی بھی خطرہ کو مول لیں گے۔ اس کے باوجود رپورٹ یہ تنبیہ کرتی ہے کہ دوبارہ پاک شدہ پانی پینے کے متعلق ماہرین صحت کی رائے اہمیت کے حامل ہے اور وہی حتمی سمجھی جائے گی۔[35]

سیموئل اے۔ لکھتا ہے کہ "پانی کو آلودگی سے مائکروبیل طریقوں سے پاک کرنے کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ کیمیکل اور

فنریکل۔ چنانچہ جراثیم کشی کے ذریعے پاک شدہ پانی کا مزید آلودگی سے محفوظ رہنے کا انحصار باقی ماندہ جراثیم کی تعداد پر ہے۔ اسلئے متعدد تحقیقات میں دوبارہ پاک شدہ پانی میں بیکٹیریا کی افزائش کو روکنے میں بقایا کلورین کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ اگر کلورین کی مقدار کم پڑ گئی تو اس سے کئی مثبت اور منفی بیکٹیریا کی افزائش کا امکان رہتا ہے۔[36]

ان دو تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مطلقا پاک شدہ پانی کو طاہر تو درکنار حیاتیاتی طور پر بھی پاک نہیں کہا جاسکتا جب تک اس میں جراثیم کی دوبارہ عدم پیدائش کو یقینی نہ بنایا گیا ہو۔ اور اس کی نس بندی نہ کی گئی ہو جس کا انحصار کلورین کی مقدار پر ہوگا۔ اگر مطلوبہ مقدار میں کلورین موجود ہو تو درست وگرنہ یہ پانی حیاتیاتی طور پر بھی ناپاک سمجھا جائے گا۔

پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کی شرعی حیثیت:

اصولی طور پر ائمہ اربعہ کے درمیان اس بابت اتفاق پایا جاتا ہے کہ استعمال شدہ پانی کو دوبارہ پاک کرنے کا تصور شریعت اسلامیہ میں پایا جاتا ہے۔ البتہ اس کے طریق کار اور فروعات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ احناف رحمہم اللہ کے ہاں ناپاک پانی کو پاک کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے اس میں پاک پانی اتنا ڈالا جائے کہ ۱۔ وہ ماء کثیر بن جائے جس کی مقدار کم از کم بڑے حوض (دس ہاتھ لمبی اور دس ہاتھ چوڑی) ہے۔ ۲۔ یہ جاری پانی کے حکم میں ہو جائے اور گندگی کے اثرات (رنگ، بو اور ذائقہ) زائل ہو جائیں تو سارا پانی پاک متصور ہوگا۔

اگر یہ تغیر اور تبدیلی خود بخود آجائے جیسے کافی عرصہ پڑا رہنے سے یہ تبدیلی آجائے تو اگر یہ ماء کثیر کی مقدار کو نہ پہنچے تو ناپاک ہی متصور ہوگا۔ اس بارے میں حنفیہ اور مالکیہ دونوں کا اتفاق ہے۔ البتہ اگر یہ ماء کثیر کی مقدار کو پہنچے تو احناف کے ہاں پاک سمجھا جائے گا۔ اور ماء کثیر کی مثال ماء جاری کے طرح ہے کہ جس طرح بہتے پانی میں کوئی نجاست گر جائے پھر اوپر سے اور پانی آجائے اور اسے بہادے تو بالاتفاق وہ پانی پاک ہوتا ہے، اسی طرح اس پانی کو بھی جاری پانی پر قیاس کیا جائے گا۔ جیسے کہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب المحیط البرہانی کی عبارت سے واضح ہے۔ يجب أن يعلم أن الماء الراكد إذا كان كثيراً فهو بمنزلة الماء الجاري لا يتنجس جميعه بوقوع النجاسة في طرف منه إلا أن يتغير لونه أو طعمه أو ريحه۔۔۔ وإنما يطهر باختلاط بالماء الطاهر، وبورود الماء الطاهر عليه فكذا هنا ما بقي من الماء طاهرا واردا على ما تنجس توسعة الأمر على الناس.[37] جبکہ حضرات مالکیہ رحمہم اللہ سے اس بابت دو اقوال منقول ہیں۔ ۱۔ پانی پاک ہو جائے گا ۔ ۲۔ پانی ناپاک ہی رہے گا کیونکہ نجاست ماء مطلق کے ملائے بغیر زائل نہیں ہوتی اور ماء مطلق کو ملایا ہی نہیں گیا لہذا یہ پانی ناپاک رہے گا۔ اور یہی قول راجح ہے، جیسا کہ حاشیۃ الدسوقی کی عبارت ہے۔ "بل زال تغيره بنفسه أو بنزح بعضه فالمسألة ذات قولين قيل: إن الماء يعود طهورا وقيل باستمرار نجاسته، فإن زال تغيره بصب مطلق عليه قليل أو كثير أو ماء مضاف انتفت نجاسته قولًا واحدًا كما لو زال تغيره بإلقاء شيء فيه من تراب أو طين ولم يظهر فيه أحد أوصاف ما ألقي فيه، فإن ظهر فلا نص واستظهر بعضهم نجاسته وبعضهم طهوريته[38]" جبکہ حضرات حنابلہ اور شوافع رحمہم اللہ پانی کی تحدید دو مٹکوں کی مقدار سے کرتے ہیں، اگر پانی دو مٹکوں کے بقدر یا اس سے زیادہ ہو اور اس میں نجاست و ناپاکی کی وجہ سے تبدیلی نہ آئی ہو تو اوپر سے پاک پانی ڈالنے سے ہی یہ پاک ہو جائے

گا۔اگرناپاکی کی وجہ سے اس میں تبدیلی آئی ہو تو پھر پاکی کی تین صورتیں ہوں گی۔ا۔اتنا پاک پانی شامل کیا جائے کہ اس کی ناپاکی زائل ہو جائے ۲۔اس کو اتنا عرصہ رہنے دیا جائے کہ اس کی ناپاکی خود بخود زائل ہو جائے۔۳۔اگر پانی کی مقدار دو مٹکوں کے مقدار سے زیادہ ہو تو گزشتہ دو صورتوں کے علاوہ تیسری صورت یہ ہے کہ اس میں سے دو مٹکوں کے مقدار چھوڑ کر اضافی پانی کو نکالا جائے جب مقدار دو مٹکوں سے کم نہ ہو اور ناپاک کی وجہ سے آئی ہوئی تبدیلی بھی دور ہو جائے تو پانی صاف ہو جائے گا اور اگر پانی کی مقدار دو مٹکوں سے کم رہ جائے اور ناپاکی کی وجہ سے پیدا شدہ تبدیلی بھی دور ہو جائے تو بھی پاک نہ ہو گا بلکہ اس کے اوپر اور پانی ڈالنا ہو گا۔[39]

اگر پانی کی مقدار دو مٹکوں سے کم ہو تو حضرات شوافع رحمہم اللہ کے ہاں پاک پانی کی ملاوٹ سے یہ پاک ہو جائے گا اگر اس کی مقدار دو مٹکوں تک پہنچادی جائے چاہئے یہ اوپر سے ملایا جانے والا پانی پاک ہو یا ناپاک۔کیونکہ جب دو مٹکوں کی بقدر پانی ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔جبکہ حنابلہ کے ہاں ملایا جانے والا پانی صاف ہونا چاہئے وگرنہ دو مٹکوں تک پہنچنے کے باوجود پانی پاک متصور نہ ہو گا۔[40]

اگر مٹی یا چونا وغیرہ اتنی مقدار میں ڈال دئے جائیں کہ اس سے ناپاکی کا اثر زائل ہو جائے تو پاکی کے بابت فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔حضرات شوافعؒ کے ہاں پاک نہیں ہو گا جیسے کہ کافور اور مشک کے ملائے جانے سے پاک نہیں ہوتا اگرچہ ناپاکی کی بدبو ختم ہو جائے۔پاک نہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مٹی اور چونا اگر خود ناپاک ہو جائیں تو اوپر سے اور مٹی ڈالنے سے وہ پاک نہیں ہوتی تو دوسری چیز کو کیسے پاک کریں گی؟ دوسرا قول حنابلہ کا ہے اور اس میں بھی دو اقوال ہیں۔یہ پانی پاک شمار ہو گا کیونکہ ناپاکی کی اصل وجہ کسی وصف کی تبدیل اور تغیر ہے اور وہ زائل ہو گیا تو پانی بھی پاک سمجھا جائے گا کیونکہ حکم کا مدار علت پر ہوتا ہے جب علت نہ رہی تو ناپاکی کا حکم بھی نہیں لگے گا۔جیسے کہ پانی ملانے اور پڑے رہنے سے پاک سمجھا جاتا ہے۔اس کو کافور اور مشک پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ وہاں اس بات کا شبہ رہتا ہے کہ ہو سکتا ہے ناپاکی کی بدبو تو برقرار ہو لیکن مشک اور کافور کی خوشبو زیادہ ہونے کی بناء پر محسوس نہ ہوتی ہو۔[41] لہذا یہ پاک متصور ہو گا۔جبکہ بعض حنابلہ کے ہاں اس صورت میں بھی پاک نہ ہو گا کیونکہ مٹی بعض دفعہ ناپاکی کی بدبو کو چھپ دیتی ہے زائل نہیں کرتی اور گمان اس کے زائل ہونے کا ہوتا ہے۔جیسے ابن قدامہؒ فرماتے ہیں "وإذا کوثر بالتراب أو غیرہ لم یطھر لأن ذلك ربما ستر التغیر الحادث من النجاسة فیظن أنه قد زال ولم یزل[42]"

واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے ناپاک پانی کو پاک کرنے کی شرعی حیثیت:

اوپر ذکر کردہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پانی ہمیشہ ناپاک نہیں رہتا بلکہ اس میں موجود ناپاکی اور اس کے اثرات ختم کر دئے جائیں تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔اسی طرح فقہاء کی عبارات میں پانی کو پاک کرنے کی نظیریں ملتی ہیں، لہذا تطہیر ماء کے ذکر کردہ اصولوں کی روشنی مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ جب کیمیائی عمل کے ذریعے اس کی ناپاکی کے اثرات دور کر دے جائیں تو پانی پاک شمار کیا جائے گا۔کیونکہ درجہ بالا عبارات میں پانی کے تغیر کو ختم کرنے کیلئے مٹی اور چونے کا ذکر بھی ملتا ہے تو ٹریٹمنٹ پلانٹ میں کیمیائی عمل کے دوران کیمیکلز کا

استعمال مٹی یا چونے سے زیادہ پاکی لانے کے قابل ہے کیونکہ کیمیکلز نجاست میں موجود بیکٹیریا کو بالکل ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ "ہیئۃ کبار العلماء" نے اپنے تیرہویں اجلاس میں جو 1398ھ کو سعودی عرب کے شہر طائف میں منعقد ہوئی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے متعلق اجماعی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔، وہ پانی جس میں ناپاکی کے اثرات ہوں، پھر وہ اثرات کسی وجہ سے ختم ہو جائیں تو وہ پانی بھی پاک شمار ہوگا۔ جیسے کہ اس میں خالص پانی شامل کر کے پاک کیا جائے، یا کافی عرصہ پڑا رہنے یا سورج کا اثر اور اس پر ہوا کے گزر سے نجاست کے اثرات زائل ہوں تو وہ پانی بھی اپنی اصل حالت پر لوٹ آئے گا اور پاک شمار کیا جائے گا۔ لہذا، یہ کونسل پانی کو مکمل طور پر پاک کرنے کے بعد اس کی پاکیزگی کا فیصلہ کرتی ہے، کیونکہ اس صورت میں وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آتا ہے، اس کے ذائقہ، رنگ یا بو میں ناپاکی کے اثرات نظر نہیں آتے۔ لہذا ایسے پانی کو جسمانی طہارت حاصل کرنے اور گندگی وغیرہ کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، اور اس سے پاکیزگی حاصل کی جاسکتی ہے اور پینے کیلئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جب تک کہ اس کے استعمال سے صحت کو پہنچنے والے نقصانات نہ ہوں۔ اگر طبّی طور پر پینے کے نقصانات ہوں تو حفظ النفس کے پیش نظر ضرر اور نقصان سے بچنے کی خاطر اس سے اجتناب کیا جائے گا اگرچہ یہ پاک ہے اور دوسرے مقاصد کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لہذا مجلس اور کونسل یہ فیصلہ اور استدعا کرتی ہے حتی الامکان حفظان صحت کی خاطر ایسا پانی پینے سے اجتناب کیا جائے۔ اگر پاک پانی موجود ہو تو اسے استعمال کیا جائے کیونکہ اسی میں صحتمندی اور نقصان سے بچاؤ ہے اور انسانی طبیعت اور فطرت پینے کو ناپسند کرتی ہے۔[43]

اسی طرح مجمع الفقہ الاسلامی لرابطۃ العالم الاسلامی نے اپنے گیارہویں اجلاس میں جو 13 رجب 1409ھ کو مکہ میں منعقد ہوا تھا یہ فیصلہ کیا ہے کہ کیمیائی طریقوں سے جب پانی کو اس طرح پاک کیا جائے کہ ناپاکی کے اثرات باقی نہ رہیں تو اس پر پاکی کا حکم لگایا جائے گا۔ اور ایسے پانی کو طہارت حاصل کرنے اور ناپاکی کو دور کرنے کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ البتہ ایسے پانی کو پینے میں نقصان ہو تو انسانی جان کی حفاظت کے طور پر اس سے اجتناب کیا جائے گا۔[44] اس اجلاس میں علماء کرام نے ایسے اطباء حضرات سے بھی مشاورت فرمائی جو مسلمان، عادل ثقہ مستند اور اپنے میدان میں ماہر تھے۔ ان کی آراء کے مطابق کسی بھی چیز سے گندگی کو چار مراحل میں زائل کرنا کرنا لازمی ہے۔

1۔ پہلے نمبر پر اس (جسم کو) زائل کیا جائے۔

2۔ اسے مناسب ہوا فراہم کی جائے

3۔ جراثیم کو مارا جائے

4۔ اس جگہ کی (مزید جراثیم پیدا کرنے کی صلاحیت ختم کرنے کیلئے) نس بندی کی جائے۔ لہذا اس اجلاس نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اگر پانی کو مذکورہ بالا طریقے سے پاک کیا جائے اور نجاست کا اثر اس کے ذائقہ، رنگ اور بو میں نہ رہے تو یہ پاک سمجھا جائے گا۔ اور اس سے پاکی حاصل کرنا درست ہوگا۔ اس اجتہاد کی بنیاد ایک فقہی قاعدے پر ہے۔ "أن الماء الكثير الذي وقعت فيه نجاسة يطهر بزوال هذه النجاسة منه إذا لم يبق لها أثر فيه" اگر زیادہ پانی میں گندگی گر جائے تو وہ اس نجاست اور اس کے اثرات زائل ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔[45] یہ فقہی قاعدہ

اصول فقہ کے کتب میں ملتا ہے جیسے کہ "الاشباہ والنظائر" میں علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔" إذا تغير الماء الكثير بنجاسة ثم زال التغير عاد طهورا[46]"

اسی طرح سنگاپور اسلامی کونسل جو 2007 میں منعقد ہوئی اس کی رو سے ناپاک پانی کو فلٹریشن کے ذریعے اس طرح پاک کیا جائے کہ اس کے اثرات باقی نہ رہیں تو اس کو پاک سمجھا جائے گا۔اس اجلاس نے مصالحہ مرسلہ کے تحت اس کی اجازت دی ہے کیونکہ جب پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اس کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جائے تو اس سے لوگوں کو فائدہ اور آسانی پیدا ہوتی ہے اور اسی مفاد عامہ کی بناء پر مصالحہ مرسلہ کا تصور اسلام میں پایا جاتا ہے۔[47]

محمد علی لکھتے ہیں "کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ نجس اور ناپاک پانی دوبارہ پاک نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہمارے فقہاء متقدمین کی کتب میں اس کا تذکرہ نہیں ملتا، اگر اس کی پاکی کی کوئی گنجائش ہوتی تو وہ لازما اپنی کتابوں میں تذکرہ فرماتے، آگے وہ فرماتے ہیں کہ میں بوجوہ اس دلیل سے اتفاق نہیں رکھتا، اسلئے کہ :

1۔اصول فقہ کا قاعدہ ہے حکم کا مدار اس کی علت پر ہوتا ہے۔اگر علت پائی جائے گی تو حکم بھی پایا جائے گا، اور علت کی عدم موجودگی میں حکم بھی نہیں پایا جائے گا، پانی پر ناپاکی کا حکم اس لئے لگا ہے کہ اس میں نجاست اور گندگی پائی جاتی تھی، اب جب وہ گندگی دور کی جائے گی تو پانی بھی پاک متصور ہوگا۔اگر کوئی یہ کہتا ہے جب ایک دفعہ پانی پر نجاست کا حکم لگ گیا تو پھر یہ حکم مستقل اور ناقابل واپسی ہے۔، میں سمجھتا ہوں ناپاکی کی مستقلی کے حکم کا کسی فقہی قاعدے اور اصول پر انحصار کے بجائے زیادہ انحصار اس بات پر ہے کہ فقہاء نے اس کا تذکرہ نہیں کیا، وہ آگے فرماتے ہیں کہ شراب پر حرمت کا حکم اسلئے لگایا گیا ہے کہ اس میں اسکار اور نشہ پایا جاتا ہے، اب اگر یہ علت نہ پائی جائے تو شراب پر حرمت اور رجس کا حکم بھی نہیں لگے گا۔ چنانچہ پانی کی طہارت کو اس مسئلے پر قیاس کیا جاسکتا ہے اور اس بات کو مزید تقویت فقہاء کے اس قول سے بھی ملتی ہے کہ اگر گندے پانی میں پاک پانی اتنا ملایا جائے کہ وہ ماء کثیر یا جاری پانی بن جائے اور ناپاکی کا کوئی اثر باقی نہ رہے تو سارا پانی پاک ہو جاتا ہے لہذا اس سے پتہ چلا کہ کوئی بھی حکم مستقل اور ہمیشہ کیلئے نہیں ہوتا بلکہ اس کا مدار علت پر ہوتا ہے۔اگر اس صورت میں جب پانی کا پرانا حکم اور حیثیت بحال ہوتے ہیں تو پانی کو بڑی مشینری میں گزارنے اور اس میں موجود بیکٹیریا اور جراثیم مار دیے جانے کے بعد اس کا حکم کیوں نہیں لوٹتا جبکہ فقہاء کی یہ تصریح بالاتفاق مسلم ہے۔[48]

جبکہ بعض حضرات اس طریقہ کار کے بعد بھی پانی کو پاک یعنی مطہر نہیں سمجھتے جیسا کہ سراج دیسائی فرماتے ہیں" نجس پانی کسی بھی صورت میں دوبارہ پاک نہیں کیا جاسکتا اس میں کوئی شک نہیں کہ وسیع پیمانے پر طہارت اور ری سائیکلنگ کا طریقہ کار یقینی طور پر تمام بیکٹیریا، گندگی وغیرہ کو پانی سے نکال بھی دے اور پانی اپنی قدرتی شکل رنگ، بو، یا ذائقہ نہ ہونے کی قدرتی انداز کو دوبارہ حاصل بھی کرلے لیکن گندگی جو پانی کے ہر ذرے کے ساتھ غیر متزلزل طور پر گھل مل گئی ہے، کو کبھی بھی پاک کرنے کے کسی بھی ذریعہ سے پانی سے نہیں ہٹایا جاسکتا اور نہ ہی پانی سے الگ کیا جاسکتا ہے۔اسلئے اس پر نجس کا ہی حکم لگایا جائے گا۔ کیونکہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ جب ماء قلیل میں کوئی نجس چیز گر

جائے تو وہ سارا پانی ناپاک ہوگا اگرچہ اس کے رنگ، بو اور ذائقہ میں تبدیل نہ آئی ہو اور بظاہر پانی پاک اور طاہر دکھ رہا ہو۔

البتہ ماء کثیر اور ماء جاری میں کوئی نجاست گر جائے تو جب تک اوصاف ثلاثہ میں کوئی ایک بھی متغیر نہ ہوئی ہو تو وہ پانی پاک سمجھا جائے گا۔ چنانچہ جب ری سائیکل شدہ گندے پانی کو بڑے ذخائر یا ڈیموں میں پمپ کیا جاتا ہے تو، فقہ کے مذکورہ بالا اصول کی بنا پر بعد میں یہ آلودہ یا ناپاک نہیں ہوتا۔ اس طرح کا پانی پینے، نجاسہ کی صفائی اور وضو اور غسل سمیت تمام استعمال کے لئے موزوں ہوگا. جو پانی ناپاک ہے وہ باغات کی آبپاشی اور پانی کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ لہذا ری سائیکل شدہ گندے پانی کو، یہاں تک کہ صاف پانی کے بڑے ذخائر میں پمپ کرنے سے پہلے بھی ان مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے اور یہاں تک کہ بعض صنعتی استعمال کے لئے بھی جہاں آخری مصنوعات کو استعمال نہیں کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ طبّی نقطہ نظر سے مصنوع استعمال کے لئے محفوظ اور مفید ہو تاکہ معاشرے میں صحت کے لئے کوئی خطرہ نہ پایا جائے۔[49] یہی موقف محمد ابراہیم دیسائی کا بھی ہے۔[50]

اسی طرح دار العلوم دیوبند نے ری سائیکل شدہ پانی کے متعلق یہ فتوی دیا ہے کہ:

ناپاک پانی مشین میں کیمیکل کے ذریعہ صاف کرنے سے پاک نہیں ہوتا ہے، کیمیکل سے صرف ظاہری صفائی حاصل ہوتی ہے، نجاست کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی ہے، جس طرح وہ صفائی سے پہلے ناپاک تھا، اسی طرح صفائی کے بعد بھی ناپاک رہے گا، لہذا اس سے وضوء، غسل اور استنجاء کرنا جائز نہیں ہے: البتہ اگر ناپاک پانی کو پاک جاری پانی میں ملا کر بہادیا جائے اور نجاست کا اثر (رنگ، بو اور ذائقہ) پانی میں ظاہر نہ ہو، تو یہ سب پانی پاک ہو جاتا ہے۔[51]

کیا ری سائیکل شدہ پانی پینا درست ہے؟

اس بارے میں اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ پاک نے ساری پاک چیزیں تمہارے استعمال کیلئے حلال قرار دی ہیں اور سارے خبائث حرام قرار دی ہیں۔ جیسے ارشاد باری ہے۔ "ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث[52]" چنانچہ ایسے پانی کا استعمال اس کے متوقع معیار کے ساتھ مربوط ہے، کہ پانی کا پینا اور کسی پراڈکٹ کی تیاری میں تب استعمال کیا جائے گا جب وہ مصنوع انسانی استعمال کیلئے محفوظ ہو۔ اور ماہرین صحت مسلمان اطباء اس کی اجازت دیں۔ ایسے پانی کو پینے کیلئے استعمال کرنے کے متعلق جو تحقیق کی گئی وہ ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

سائنس کی ایڈوائزری پینل کی ایک حالیہ رپورٹ "ابھرتی ہوئی تشویش کے کیمیکلز" جیسے دوائیوں، کیڑے مار دواؤں اور صنعتی کیمیکل کے متعلق جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ سائنسدانوں نے پچھلے 40 سالوں سے ریسائیکل پانی کی وبائی امراض اور دیگر مطالعات کا جائزہ لیا۔ اس دوران کچھ ابتدائی مطالعات میں کلورین ڈس انفیکشن کی موجودگی کی اطلاع دی گئی تھی، پینل نے بتایا کہ اس وقت مشینری اتنی ایڈوانسڈ نہیں تھی۔ پس موجودہ طریقوں کو بہتر بنایا گیا ہے اور ڈس انفیکشن میں اضافہ ہوا ہے۔ ری سائیکل پانی کی مزید حالیہ مطالعات میں ری سائیکل پانی کا استعمال کرنے والی آبادی میں صحت کے مضر اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ اگرچہ سائنس دانوں نے اعتراف کیا کہ "کیمیکلز آف ایمر جنگ

کنسر نز" اور طویل عرصے سے نمائش کے اثرات (نسل در نسل) اور جن مادوں کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے وہ نامعلوم ہیں، لیکن انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ "اس بات کے مضبوط شواہد ملتے ہیں کہ دوبارہ پاک شدہ پانی پینے کے قابل ہے۔

جہاں تک لوگوں میں ری سائیکل شدہ پانی پینے کا عدم رجحان ہے۔اس بارے میں ڈاکٹر شین سنیڈر (جو ایریزونا یونیورسٹی میں ماحولیاتی انجینئرنگ کے پروفیسر ہے) کہتا ہے کہ امید ہے کہ رائے عامہ کا رخ اس طرف موڑنے لگا ہے کیونکہ لوگوں کی اکثریت اگر ری سائیکل شدہ پانی کی افادیت پر بھروسہ کرتے ہیں تو،وہ یہ جان لیں گے کہ پانی کی ری سائیکلنگ ناگزیر ہے۔[53]

ایک سروے کے مطابق جنوبی افریقہ کا سب سے زیادہ خستہ حال ملک، نمیبیا، انیس سو ننانوے کے بعد سے ری سائیکل شدہ پانی پی رہا ہے۔آج تک،اس کے استعمال سے وہاں صحت کے منفی اثرات مرتب نہیں ہوئے ہیں۔[54]

اس تحقیق سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ معلوم بیکٹیریا کو کلورین وغیرہ کے ذریعے ختم کیا جاتا ہے،البتہ نامعلوم بیکٹیریا (جس کے بارے میں سائنسی انکشاف ابھی تک نہیں ہوا) کی موجودگی یا دوبارہ افزائش کا یقینی اہتمام نہیں کیا جا سکا ہے۔ جہاں تک پانی کی قدرتی ری سائیکلنگ کی بات ہے تو وہ طاہر اور پاک اسلئے ہے کہ اس کے متعلق وحی موجود ہے۔اللہ پاک نے اسے طاہر اور طہور کہا ہے۔ یا احادیث نبویہ اس کی پاکی اور طہارت پر شاہد ہیں۔ لہذا ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے پاک شدہ پانی کو اس پر قیس نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم بالصواب

خلاصہ اور نتائج:

درج بالا تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی کی ری سائکلنگ عصر حاضر کی ایک ضرورت ہے خاص طور پر ایسے علاقوں میں جہاں پر صاف پانی کی کمیابی ہے۔تاہم ری سائکلنگ سے متعلقہ مسائل کے حوالے سے شریعت اسلامیہ کے ماہرین کی آراء کی روشنی میں درج ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں:

1۔ پانی کو ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے پاک کرنے کا ابتدائی مرحلہ جس میں پانی کو پاکی کے عمل سے گزارا جاتا ہے، یہ اسے شرعی لحاظ سے "پاک" نہیں کرتا۔

2۔ جدید وسائل کے ذریعے ری سائیکل شدہ پانی پہلے مرحلہ کے بعد آبپاشی اور فلش میں بہانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اسے پینے اور طہارت کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

3۔ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے ری سائیکل شدہ پانی کو دوسرے اور تیسرے مرحلہ کے بعد بھی مطہر نہ قرار دیا جائے۔

۴۔ البتہ ری سائکلنگ کے بعد اگر اس میں صاف پانی ملا کر ماء کثیر تک پہنچا جائے اور گندگی کے تینوں اثرات زائل ہو جائیں تو وہ ماء مطلق کے حکم میں ہوگا۔ اور ایسا پانی ہر قسم کی انسانی ضرورت کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

4۔ شریعت میں تطہیر ماء کے لئے، ناپاک پانی کو۔" پاک پانی" میں اس قدر ملا دینا کہ ناپاکی کے تینوں اثرات (رنگ، بو، ذائقہ) زائل ہو جائیں اور اس کی سطح کا رقبہ تقریبا 225 مربع فٹ بن جائے جو لمبائی اور چوڑائی میں دس دس ہاتھ ہوتا ہے یا وہ بہہ کر ماء جاری بن جائے۔ تب پاک

اور طاہر سمجھا جائے گا۔ اسے پینے، وضو کرنے، غسل کرنے، کپڑے دھونے اور کھانا پکانے کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تجاویز:

1۔ پانی کو ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے پاک کرنے کے بعد اس میں اس قدر پاک پانی ملایا جائے کہ وہ ماء کثیر بن جائے تاکہ اس کی پاکی میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔

2۔ پانی کو ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے پاک کرنے کے بعد اس میں اس قدر پاک پانی ملایا جائے کہ وہ ماء جاری بن جائے تاکہ اس کی پاکی میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔

3۔ پانی کو ٹریٹمنٹ پلانٹ کے ذریعے پاک کرنے کے باوجود حتی الامکان پینے سے اجتناب کیا جائے تاکہ حفظان صحت میں خلل واقع نہ ہو۔

4۔ بامر مجبوری ایسا پانی پینے سے قبل جدید لیبارٹریز میں ٹیسٹ کیا جائے اور مسلمان حاذق ماہرین صحت کے مشورے کے بعد استعمال کیا جائے۔

References

1. Al Furqan, 48-49.
2. Surat Qaaf, 9
3. Surat al Ambiya, 30.
4. Al Raazi, Mufateeh al Ghaib, Dar al Ahya al taras al arabi, bairut, al tabat: al Salisat 1420 H, juld: 22, paij: 138.
5. Surat al Infal: 11
6. Al Isbahani, Abu Naeem, al Tib al Navabi, Dar ibn Hazam, al tabat awal, 2006, juld: 2, paij: 655.
7. Ibid, paij: 256-257.
8. Al Tirmizi, Sannan al Tirmizi, Dar al Gharb al islami, bairut, 1998, juld: 5, paij: 305.
9. Saheeb Abdul Jabbar, Al Masnad al Moudooi al Jama lil kitab al Ishrat, juld: 15, paij: 495.
10. Surat al Aeraf: 31.
11. Al Qurtabi al Jama al Hukam al Quran, Dar Aalam al kutub, al Riyaz al Mumlikat al Arabiya al Saudia, al tabat: 1423H/2003, juld: 7, paij: 191-194.
12. Al Quzvaini, Muhammad bin Yazeed Abu Abdullah, Sannan Ibn Jamah, Dar al Fikar, bairut, juld: 1, paij: 147.
13. Abu Ubaid al Qasim bin Salam al Baghdadi, Al Tahoor lil Qasim bin Salam, Maktaba al Sahaba, Jiddah – al Shafiyat, Maktaba al Tabayeen, Saleem al Awal, al Zeeton al tabat: Awal, 1414H/1994, juld: 1, paij; 192.
14. Retrieved on 26/3/2020 at http://www.unesco.org/new/en/natural-sciences/environment/water/wwap/wwdr/wwdr3-2009/
15. Elizabeth Hameeteman, 2013, Future Water (In)security Facts, Figures, and Predictions, Global Water Institute available at file:///C:/Users/MTCI/Downloads/Documents/1c2meuvon_105010.pdf
16. Science Advances 12 Feb 2016: Vol. 2, no. 2, e1500323, DOI: 10.1126/sciadv.1500323 Retrieved on 25/3/2020 at https://advances.sciencemag.org/content/2/2/e1500323/tab-figures-data
17. Retrieved on 25/3/2020 at https://www.unicef.org/publications/index_95074.html
18. Retrieved on27/3/2020 at https://www.unwater.org/
19. Amery, Hussein. (2001) Islamic Water Management, Water International. 26. 481-489.

10.1080/02508060108686949
20. Dr Husna Ahmed, 2015 Islam & Water, The hajjar Story and Guide, published by global one
21. Nasir Farooqi ,Water Management in Islam, by International Development Research Centre Canada.
22. Waste water use in agriculture ,Intiar Hussain et al,working paper series, international water managmnet institute . Available at https://www.iwmi.cgiar.org/Publications/Working_Papers/working/WOR37.pdf
23. Suratkon, Azeanita & Chan, Chee & Rahman, Tengku. (2014). SmartWUDHU': Recycling Ablution Water for Sustainable Living in Malaysia. Journal of Sustainable Development. 7. 150-157. 10.5539/jsd.v7n6p150
24. A.A, Mamun. (2014) Treatment of used ablution water from IIUM masjid for reuse. Advances in Environmental Biology. 8. 558-564.
25. Abdul kadir ismail (2015)Islamic jurisprudence and conditions for acceptability of reclamanation of waste water, university of Capetown, WRC report, May available at http://www.wrc.org.za/wp-content/uploads/mdocs/2360-1-15.pdf
26. Farooq, S, Ansari, Z.I. Wastewater reuse in Muslim countries: An Islamic perspective. Environmental Management 7, 119–123 (1983). https://doi.org/10.1007/BF01867272
27. Ibn Hijar Aslqani, Balogh al Muram mun adlat al Hukkam, Mooqa muskat lil kutub al islamiya, juld; 1, paij: 3.
28. Al Kashmiri, Muhammad Anwar Shah, al urf al Shizi Sarh Sannan al Tirmizi, tabat awal, juld: 1, paij: 91.
29. Al Inayat sarh al hidayat: Mouqa al Islam, juld: 1, paij: 115.
30. Petros Gikas Ezio Ranieri George Tchobanoglous,(2013), Removal of iron, chromium and lead from waste water by horizontal subsurface flow constructed wetlands.Retrieved on 31/3/2020 at https://onlinelibrary.wiley.com/doi/full/10.1002/jctb.4048
31. Aik iskropump, jise water iskrow bhi kaha jata hee, jo skrew (Mahver) kee mehver kee saath siyaloon or thoos mawad koo muntaqil karne kee liyee aik ya kaiee pech istamal karta hee, ji ski sadah tareen shikal Arkemediyan Skrew pump hee, dekhyee. https://www.google.com/search?q=archimedean+screw+pumps&oq=Archimedean+screw+pumps&aqs=chrome.0.0l2.3435j0j7&sourceid=chrome&ie=UTF-8
32. Abdulkader Ismail Tayob, Hameda Deedat & Azizur Rahman Patel, ISLAMIC JURISPRUDENCE AND CONDITIONS FOR ACCEPTABILITY OF RECLAMATION OF WASTEWATER FOR POTABLE USE BY MUSLIM USERS ,Water Research Commission p 39-43
33. Retrieved on 4/4/2020 at https://blogs.ei.columbia.edu/2011/04/04/from-wastewater-to-drinking-water/
34. Retrieved on 4/4/2020 at https://www.chw.net.au/community/water-quality/water-treatment
35. Abdulkader Ismail Tayob, Hameda Deedat & Azizur Rahman Patel, ISLAMIC JURISPRUDENCE AND CONDITIONS FOR ACCEPTABILITY OF RECLAMATION OF WASTEWATER FOR POTABLE USE BY MUSLIM USERS ,Water Research Commission P 44
36. SAMUEL A. PALUMBO,* ALLAN PICKARD, AND JEFFREY E. CALL, Fate of Gram-Positive Bacteria in Reconditioned, Pork-Processing Plant Water, J. Food Prot., Vol. 62, No.2. p 197
37. Buhanuddin Mahmood bin Mazat al Bukhari al Hanafi, al Muheet al Burhani fi al fiqah al noumani, dar al kutub al ilmiya, bairut, Lubnan, al taba awal, 1424H/2004, juld: 1, paij; 92-94.
38. Al Dasooqi, Hashiya al Dasooqi al sarh al Kabeer, dar al fikar, juld: 1, paij: 46.
39. Ibn Qadamah, al Mughni fi fiqah al Imam Ahmed bin Humbal al Sheebani, Dar al fikar, bairut, al tabat awal: 1404H, juld: 1, paij: 63.
40. Al No'vi, al Majmooy sarh al muhazib, mooqa yasoob, juld: 1, paij: 132.

41. Al Mousoiat al Fiqahiyat al Kuwait, Wizarat al Oqaf wa al Sayoon al islamiya, al Kuwait, al tabat Saniya, (1404-1427H) juld: 39, paij: 375.
42. Ibn Qadamat abu al firj, al sarh al Kabeer Ali matan al maqna, dar al kitab al arabi lil nashar wa al tozeei, juld: 1, paij: 31.
43. Al Riyasat al aamat al darat al bahoos al ilmiyat wa al iftay wa al dawat wa al Irshad, mujaliat al bahoos al islamiya, juld: 17, paij: 40-42, juld; 49, paij: 360-361.
44. Al Tayar, Abdullah, Kitab al Fiqah al Maisar, juld: 1, paij: 32, joo darj zeel web par bhi mujood haee.
https://al-maktaba.org/book/33241/32#p1
45. Al Riyasat al Aamat al Idarat al Bahoos al Ilmiyat wa al Iftay wa al Dawat wa al Irshad, mujalit al bahoos al islamiya, juld: 49, paij: 365-366.
46. Al Siyooti, al Ishbah wa al Nazair, al nashir dar al kutub al ilmiya bairut, 1403, juld: 1, paij: 177.
47. Azeanita Suratkon‹Chee Ming ChanTengku Syamimi Tuan Ab Rahman۔Journal of Sustainable Development, Vol. 7, No. 6; 2014, p153 .it is available on https://www.researchgate.net/publication/286521190_SmartWUDHU'_Recycling_Ablution_Water_for_Sustainable_Living_in_Malaysia
48. Abdulkader Ismail Tayob, Hameda Deedat & Azizur Rahman Patel, ISLAMIC JURISPRUDENCE AND CONDITIONS FOR ACCEPTABILITY OF RECLAMATION OF WASTEWATER FOR POTABLE USE BY MUSLIM USERS, Water Research Commission, P72-74
49. ibid ,p 75-76
50. ibid,p 81-85
51. Dar al Iftah, Dar ul Uloom Devband, Fatwa:372-316/sd=4/1439https://www.darulifta-deoband.com/home/ur/Taharah-Purity/157974
52. Surat Al Aeraf: 157.
53. https://blogs.ei.columbia.edu/2011/04/04/from-wastewater-to-drinking-water/
54. ibid